

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۰۶



ہندستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرانس کو بجالانے والا ایک اخبار
مفت و رابطہ



چند سالہ عوام سے ...
نماہی
انتیازی قیمت
ت کے اسناد گرامی اخبار کے سرپرستوں
میں کچھ جالیں گے
لادہ جو کچھ عنایت ہوگا خطہ تصور ہوگا

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی حقیقت ظاہر کرنا
(۲) اسلام کو جاننا
(۳) اسلام کے بدلائل و شرعی تقوید
(۴) تعلیم کو سکھ صاحبان
(۵) میں پناہ
از دفتر اخبار نور قادیان
کے ذریعہ

ایک ڈیڑھ ایل نمبر ۷۰۶
۳۵

جلد ۱ ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ ودوان نمبر ۱۲

میری جدید تصنیف
پر مختلف اخبارات کے رپورٹرز
سال معارف
بابت ماہ جولائی دفتر دارالمصنفین اعظم لکھنؤ
بابائناں کلام مذہب اس کتاب میں شیخ محمد یوسف ایڈیٹر نور قادیان نے جو پہلے سکھ مذہب کے پیرو تھے سکھوں کی مستند مذہبی کتابوں شری گرتھ اور جیم ساکھی کلاں وغیرہ کے حوالوں سے یہ ثابت کیا ہے کہ سکھوں کی ابتداء اسلام سے قربت رکھتی تھی مگر سپرد و نہ رسم و رواج نے اب اسے بہت دور کر دیا ہے خود گرد و بادا نکہ کے اقوال سے یہ ثابت کیا ہے کہ وہ ایک با خدا اسلام پرست فردگ تھے ہمیشہ قرآن مجید کی مقدس تعلیمات کو عزیز رکھتے تھے اور اپنی زندگی کے آخری لمحوں تک اپنی تعلیمات کی اشاعت و ترویج میں مشغول رہے۔
کتاب کی قیمت پر معلومات اور لائل سیکر نیچے
قیمت ۱۰ روپے
پتہ دفتر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

رسالہ القریش
مورخہ ۱۶ جولائی لکھنؤ :-
بادانانک کلام مذہب شیخ محمد یوسف صاحب (سابق سورن سنگھ ایڈیٹر اخبار نور) قادیان تبلیغ اسلام میں خصوصاً خالصہ پنجٹیوں میں اشاعت اسلام کے لیے خاص شہرت رکھتے ہیں۔ حال ہی میں آپ نے "بادانانک مذہب" کے نام سے ایک ضخیم کتاب شائع کی ہے جس میں بدلائل قاطع ثابت کیا ہے کہ حضرت بادانانک صوفی مشرب اور مسلم عقیدہ کے بزرگ تھے۔ مسئلہ جھوٹ و بد - جنیو - مورتی پوجا - گورو کشتا - مرگے جلائے - جو شکر اور تماش وغیرہ سے آپ کا لگاؤ نہ تھا۔ بلکہ نماز روزہ اور قیامت پر ایمان تھا احکام قرآن کے پابند تھے۔ قرآن مجید اور حضرت بادانانک کے بیاباں میں صفحہ ۱۲ پر بادا مذہب کے چوٹے کا نقشہ دیا ہے جس پر چار آیت قرآن - کلمہ طیبہ - کلمہ شہادت وغیرہ ملے ہوئے ہیں۔
شیخ صاحب کی محنت قابل داد اور لائق ستائش ہے کتاب ہر نوع قابل قدر ہے حجم ۸۰ صفحات کا قدر بخیر و منی لکھائی چھاپائی عمدہ قیمت ۱۰ روپے نقد یا حبلہ - شائقین اخبار نور - قادیان ضلع گورداسپور سے شگائیں۔

اخبار آکرہ
اپنے ۲۱ جولائی کے پرچہ میں لکھتا ہے
بادانانک صاحب کا مذہب
یہ کتاب انھیں کتابوں کے سلسلہ کی ایک لاری ہے جنہیں مسلمانوں کی طرف سے اس بات کا بہترین ثبوت دیا گیا ہے کہ گردناک صاحب کو اسلام سے بھی محبت تھی اس کتاب میں تو دلائل سے یہاں تک ثابت کر دیا گیا ہے کہ وہ ایک سچے مومن مسلمان تھے۔ بخیر اعتقاد و جناب سول شرم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کامل تھا اور جو مذہب اسلام کی باعث نجات سمجھتے تھے۔ یہ کتاب جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور لکھنؤ تصنیف ہے جو پہلے سورن سنگھ ودوان کے نام سے غیر قومی صورت میں کافی شہرت حاصل ہو چکی ہے۔ اور جن شخص سکھوں کی مذہبی کتابوں کا حقیقی علم ہے۔ اس کتاب میں مختلف طریقہ پر اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ گردناک صاحب علی اللہ ارحم الراحمین اور انھیں شرف کامل حاصل تھی۔ ان کے اقوال و آیات قرآن مجید سے مطابق کر کے دکھایا ہے کہ انکی تعلیم و تعلیم الاسلام کے پہلو بہ پہلو رہنے کا نہایت پاکیزہ ثبوت دیا ہے۔ حقیقت میں شیخ صاحب کی محنت سے کام لیا ہے۔ انھوں نے میں اپنی اشاعت پر درجہ غایت فائزہ اندر ہوگی قیمت ۱۰ روپے نقد یا حبلہ - شائقین اخبار نور - قادیان ضلع گورداسپور سے شگائیں۔

بادانانک کے مذہب کا مجلد کی قیمت ۱۰ روپے مع محصول اک عمر بلا جلد عمر مع محصول اک عمر

۱۹ سالہ کی بستی ۱۹۱۹ء

کے دسترخوان پر

کیا مردوں کی استعانت مانگنا چاہیے؟

فرمایا کہ:۔ بات یہ ہے کہ مردوں سے مدد مانگنے کے طریق کو ہم نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ضعیف الیمان لوگوں کا کام ہے کہ مردوں کی طرف رجوع کرتے ہیں اور زندگی سے دور بھاگتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی میں لوگ انکی جوت کا انکار کرتے رہے۔ اور جس روز انتقال کر گئے تو کہا کہ آج نبوت ختم ہو گئی اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی مردوں کے پاس جانے کی ہدایت نہ فرمائی بلکہ کوئی نوا مع الصادقین کا حکم دیکر زندوں کی صحبت میں رہنے کا حکم دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے دوستوں کو بار بار یہاں آئے اور رہنے کی تاکید کرتے ہیں اور ہم جو کسی دوست کو یہاں رہنے کے واسطے کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ محض اسکی حالت پر رحم کر کے ہمدردی اور شرفِ خواہش کہتے ہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایمان در دست نہیں ہوتا جب تک ان صاحب ایمان کی صحبت میں نہ رہے۔ اور یہ اسلیے کہ چونکہ طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں اور ایک ہی وقت میں ہر قسم کی طبیعت کے موافق حال تقریباً صحیح کے موافق سے نہیں نکلا کرئی کوئی وقت ایسا آجاتا ہے کہ اس کی سمجھ اور فہم کے موافق اسکی خالق پر گفتگو ہو جاتی ہے جس سے اسکو فائدہ پہنچ جاتا ہے اور اگر آدمی بار بار نہ آئے اور زیادہ دنوں تک نہ رہے تو ممکن ہے کہ ایک وقت ایسی تقریر ہو جو اسکی مذاق کے موافق نہیں ہے۔ اور اس سے اسکو بددلی پیدا ہو۔ اور وہ حسن ظن کی راہ سے دور جا پڑے اور ہلاک ہو جاوے۔

غرض قرآن کریم کے منشاء کے موافق تو زندوں کی صحبت میں رہنا ثابت ہوتا ہے۔ اور استعانت کے متعلق یہ بات یاد رکھنا چاہیے کہ اصل استمداد کا حق اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے۔ اور اسی پر قرآن کریم نے زور دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ پہلے صفات الہی۔ رب۔ رحمن۔ رحیم کا اظہار فرمایا۔ پھر لکھا یا کہ ایاک نعبد و ایاک

نستعین یعنی عبادت ہی تیری کرتے ہیں اور استعانت بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔ کسی انسان حیوان۔ پتند۔ پرند۔ غرضیکہ کسی مخلوق کے لیے۔ نہ آسمان پر نہ زمین پر یہ حق نہیں ہے۔ مگر ہاں دوسرے درجہ پر ظنی طور سے یہ حق اہل اندر اور مردانِ خدا کو دیا گیا ہے۔ بلکہ ہمیں چاہیے کہ کوئی بات اپنی طرف نہ لائیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ اور رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے ارشاد کے اندر اندر رہنا چاہیے اسی کا نام صراطِ مستقیم ہے اور یہ امر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے بخوبی سمجھ میں آسکتا ہے۔ اس کے پہلے حصہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا محبوب معبود۔ اور مطلوب اللہ تعالیٰ ہی ہونا چاہیے دوسرے حصہ سے رسالت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ رسالت میں ایک صراطِ مستقیم ہے اور ایک غلطی ہوتا ہے۔ مثلاً لا الہ الا اللہ ایک کلمہ ہے جسے رسالت آگے باسے الفاظ لوگوں کو پہنچایا ہے۔ لوگ ماننے یا نہ ماننے یعنی رسالت کا کام صرف پہنچا دینا ہے مگر رسالت کے یہ ظاہری سنی ہیں۔ ہم جب اور زیادہ غور کر کے بطون کی طرف جاتے ہیں تو اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت جو لا الہ الا اللہ بطور ایک جزو غیر منفک کے شامل ہوئی ہے صورت المبالغہ تک ہی محدود نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوت قدسیہ کے ذریعے سے اس تبلیغ کو با اثر بنانے میں مالا نظیر ہونے دکھائی دیتے ہیں۔ اور قرآن کریم سے بھی یہ پتہ لگتا ہے کہ آپ کس قدر گراں گزشتہ لگتی ہوئی تھی۔ چنانچہ فرمایا۔

لعلک باخع قہسک ان لا یكونوا مومنین یعنی کیا تو اپنی جان کو ہلاک کر دینا اس فکر میں کہ یومین کیوں نہیں بنتے۔ یہ بھی بات ہے کہ ہر نبی صرف لفظ لیکر نہیں آتا بلکہ اپنے اندر ایک درد اور سوز و گداز بھی رکھتا ہے جو اپنی قوم کی اصلاح کے لیے ہوتا ہے اور یہ درد اور اضطراب کسی نبی یا نبی سے نہیں ہوتا بلکہ فطرتاً اور ضرورتاً ہی ہوتا ہے اس سے صاف ہوتا ہے جیسے کہ ایک ماں اپنے بچے کی پرورش میں مشغول ہوتی ہے۔ اگر بادشاہ کی طرف سے اسکو حکم بھی دیا جائے کہ وہ اپنے بچے کو دو دو دھڑ بھی دے اور اس طرح ہر ایک ایک دھڑ بھی فرجواں۔ تو اسکو معاف نہیں۔ اس سے کوئی بڑا پرس نہ ہوگی۔ تو کیا بادشاہ کے ایسے حکم پر کوئی

ماں خوش بھی ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ بادشاہ کو گالیاں دینا وہ دودھ دینے سے رک سکتی ہی نہیں یہ بات اسکی طبیعت میں طبعاً موجود ہے۔ اور وہ دودھ دینے میں اسکو کبھی بھی بہشت میں جانا۔ یا اسکا حواء نہ ہونا مرگوز اور ملحوظ نہیں ہوتا۔ جوش طبعی ہے جو اسکو فطرت نے دیا ہے ورنہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو چاہیے تھا کہ جانوروں کی ماکیں بکری۔ بھینس۔ لاکھائے۔ یا پرندوں کی ماکیں اپنے بچوں کی پرورش سے علیحدہ ہو جائیں۔ ایک فطرت ہوتی ہے۔ ایک عقل ہوتی ہے۔ اور ایک جوش جو تانگاؤں کا اپنے بچوں کی پرورش میں مصروف ہونا۔ یہ فطرت ہے۔ اسطرح پر غور میں جاتے ہیں انکی فطرت میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ وہ کیا؟ مخلوق کے لیے دوسری اور بنی نوع ان کی خیر خواہی کے لیے ایک گدازش۔ وہ طبعی طور پر چاہتے ہیں کہ لوگ ہدایت پا جاویں اور خدا تعالیٰ میں زندگی حاصل کریں۔ پس یہ دوسرے جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے دوسرے حصہ میں یعنی اظہار رسالت محمدیہ میں رکھا ہوا ہے جسے پیغام پہنچانے والے عام طور پر پیغام پہنچا دیتے ہیں۔ اور اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ اس پر عمل ہو یا نہ ہو۔ گویا وہ تبلیغ کا ہی تک محدود ہوتی ہے۔ برخلاف اسکی ماں جو ران لائی کا ان ایک بھی پہنچا دیتے ہیں اور اپنی قوت قدسی کے زور اور ذریعہ سے دل تک بھی پہنچا دیتے ہیں اور یہ بات کہ صریحاً در عقد محبت ایک انسان کو اس وقت دیا جاتا ہے جبکہ وہ خدا تعالیٰ کی چادر سے چھپنے آجاتا ہے اور ظل اللہ منتقل ہوتا ہے۔ پھر وہ مخلوق کی ہمدردی اور ہمدردی کے لیے اپنے اندر ایک اضطراب یا تپ رہتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مرتبہ میں کل انبیاء سے بڑے ہوئے تھے۔ اس لیے آپ مخلوق کی تکلیف دیکھ نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ فرماتا ہے فرماتا ہے عن یزید علیہما السلام عنہ۔ یعنی رسول تمھاری تکلیف کو دیکھ نہیں سکتا۔ وہ اس پر سخت گراں ہے اور اسے ہر وقت اس بات کی ترھپ لگی رہتی ہے کہ تم کو بڑے بڑے منافع پہنچیں۔ ان ساری باتوں کی بجائی طور سے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اول خدا تعالیٰ مدد دیتا ہے۔ پھر دوسرے درجہ پر مامور من اللہ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں جوش ڈالا ہے۔ اور وہ اسی جوش اور تقاضے فطرت کے ساتھ مخلوق کی بہتری میں ہر ایک قسم کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسے ماں اپنے بچے کو دودھ دیتی ہے۔ تاکہ اس سے بڑھکر اسلئے واللہ کا نفس فری نہیں ہے۔ پھر یہ فری نفس لوگ تو ہیں (باقی آئندہ)

سبب الشیخ الشرحین الرحیمین محمد و نصل علی رسولہ الکریم کیا ویدلہامی کتاب یا قرآن شریف

اس سوال کا جواب چھ باتوں پر موقوف ہے۔ جو کتاب صریح لفظوں میں ان کا جواب دے وہ الہامی ہو سکتی ہے اور دوسری نہیں۔

(۱) اول (۱) الہام کے مدعی کا دعویٰ کہ وہ صریح لفظوں میں اپنے الہامی اور نامور من اللہ ہونے کا اقرار کرے کہیں یقیناً منجانب اللہ ہوں۔ اور الہامی ہوں۔

(۲) دوم (۲) خدا تعالیٰ نے کا اعلان کہ فلاں شخص الہام ہوتا ہے کہ وہ میرا گویا یا علم ہے۔ اور میری جانب سے الہام ہوتا ہے۔ شیطان کا القاب نہیں۔

(۳) سوم (۳) گویا یا علم کی نسبت الہامی شخص کا دعویٰ کہ فلاں علم یا گویا منجانب اللہ ہے اور مجھے الہام جاری ہوا ہے۔

(۴) چہارم (۴) الہامی کی نسبت خدا تعالیٰ کا ارشاد کہ ہمتری نہیں بلکہ میرا الہامی بندہ ہے۔ جو کچھ اس کے دل میں آتا ہوں وہی زبان سے نکالتا ہے۔

(۵) پنجم (۵) اغراض و مقاصد الہام از بس ضروری ہوں کہ جن کے بدولت انسانی فلاحیت اور بہبودی غیر متصور ہو اور دل مان لے کہ وہ حقیقت بدوں الہام کے ان اغراض و مقاصد کا پورا ہونا ناممکن ہے۔

(۶) ششم (۶) نفس مضمون کی ہر اعتبار سے ہر پہلو سے بے نظیر ثابت ہو۔ یعنی وہ کلام ہے اتہ جس پہلو سے ہا جس بے نظیر ہو۔ اور ان فی طاقتوں سے اسکی ساخت اور روز و نی پام ہو۔

اب ہم اسلامی کتاب قرآن مجید فرما چکے ہیں اور وید کی چانچ پڑتاں ان ہی چھ معیاروں سے بد یہ ناظرین کر سکتے ہیں۔ کہ کس میں یہ سب باتیں پائی جاتی ہیں اور کس میں نہیں پائی جاتی۔

(اول) مدعی الہام کا دعویٰ قرآن شریف میں کئی جگہ موجود ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے رسول ہوں الہامی ہوں۔ بنجد اس کے ایک محل یہ ہے کہ قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ جمیعاً۔ کہ یا محمد آپ فرمادیں کہ میں ہوں خدا تعالیٰ کا رسول تم سب کی طرف اور دیدوں میں یہ کہیں نہیں لکھا ہوا نظر آتا۔ کسی نے ہزاروں کے الٹی واپو اوتیہ انکرا۔ نے اپنی نسبت اپنا اشارہ دیکھا یہ ہی کیا ہو۔ کہ اے ہمارے شو ہم میں خدا تعالیٰ کے رشتی تمہاری طرف یا اپنے الہامی ہوں

کا یوں دعویٰ کیا ہو کہ ہمارے دونوں میں الیہ کی جانب سے الہام ہوتا ہے۔

میں اس معیار کی رو سے بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا الہامی ہونا ثابت ہے۔ اور انکرا واپو اوتیہ کا نہیں ہوتا۔

(دویم) جب قرآن شریف پر نظر ڈالتے ہیں تو اس میں کئی جگہ پایا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قرآن شریف وحی کیا ہے

خبا نچہ ایک جگہ اسی طرح آیا ہے کہ نحن نزلنا الذکر وانالہ لحفظون۔ کہ ہم نے ہی قرآن اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں دوسرے مقام میں انا او حینا الیہ ہذا القرآن کہ یا محمد ہم نے ہی یہ

قرآن شریف آپ کی طرف وحی کیا ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام قرآن مجید کو اپنی طرف منسوب کر کے کہا ہے

کہ میں نے ہی حضرت محمد پر وحی کیا ہے بنا برآں جب وید کو پڑھتے ہیں تو کسی ستر میں یہ لکھا ہوا نہیں دکھائی دیتا کہ ان ویدوں کو میں نے آگنی انکرا اوتیہ۔ واپو الہام کیا ہے۔ یا وید ہی میرا

کلام یا الہام میں کہ فلاں کو میں نے انکا القا کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ قرآن شریف ہی الہام خدا ہے وید نہیں (سولیم) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدعی ہیں کہ قرآن شریف میری طرف وحی کیا گیا ہے۔ خبا نچہ ایک جگہ

دار ہے قل اللہ شہید بلنی وبنیکم وواہی الی ہذا القسۃ ان کل تذکرۃ من عند ربی و من بعث یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرمادیں کہ میرے اور تمہارے درمیان خدا گواہ ہے (لا ریب یہ قرآن میری طرف وحی

کیا گیا ہے۔ تو کہ اس کے ذریعہ میں تم کو ڈر سناؤں۔ جسکو وہ پہنچے۔ اس آیت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن شریف کے الہامی ہونے بابت خود اقرار ہے۔

بنا برآں جب ہم ویدوں کو دیکھتے ہیں تو اس میں ملحق وکرمیں پاتے ہیں جس سے ثابت ہے کہ ویدوں کے الہامی ہونے کا کسی رشتی نے بالکل دعویٰ نہیں کیا اور کسی نے اپنی زبان سے اقرار نہیں کیا کہ وید ہم پر الہام ہوئے یا جو کہ

ہم پر الہام ہوا ہے۔ اس کا نام وید ہے۔ بنا برآں جب ہم ویدوں کو دیکھتے ہیں تو اس میں ملحق وکرمیں پاتے ہیں جس سے ثابت ہے کہ ویدوں کے الہامی ہونے کا کسی رشتی نے بالکل دعویٰ نہیں کیا اور کسی نے اپنی زبان سے اقرار نہیں کیا کہ وید ہم پر الہام ہوئے یا جو کہ

ہم پر الہام ہوا ہے۔ اس کا نام وید ہے۔ بنا برآں جب ہم ویدوں کو دیکھتے ہیں تو اس میں ملحق وکرمیں پاتے ہیں جس سے ثابت ہے کہ ویدوں کے الہامی ہونے کا کسی رشتی نے بالکل دعویٰ نہیں کیا اور کسی نے اپنی زبان سے اقرار نہیں کیا کہ وید ہم پر الہام ہوئے یا جو کہ

ہم پر الہام ہوا ہے۔ اس کا نام وید ہے۔ بنا برآں جب ہم ویدوں کو دیکھتے ہیں تو اس میں ملحق وکرمیں پاتے ہیں جس سے ثابت ہے کہ ویدوں کے الہامی ہونے کا کسی رشتی نے بالکل دعویٰ نہیں کیا اور کسی نے اپنی زبان سے اقرار نہیں کیا کہ وید ہم پر الہام ہوئے یا جو کہ

میں اس معیار کی رو سے بھی قرآن ہی الہامی کتاب ثابت ہوتا ہے۔ وید نہیں ہوتا۔

(چہارم) قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے بار بار اظہار فرمایا ہے کہ حضرت میرے الہامی بندہ ہیں خبا نچہ ایک جگہ صریح لفظوں میں ہے وصا محمد الرسول کے نہیں ہیں حضرت محمد

مگر رسول الہامی اور ویدوں میں یہ کہیں نہیں پڑتا کہ میں نے کہا کہ نہیں ہے۔ آگنی۔ واپو۔ انکرا۔ اوتیہ

مگر رشتی بلکہ ان بھائیوں کے نام سے بھی واقف نہیں انرا ان کا وجود جو میں صفحہ ہستی میں شہود ہوا ہے۔ اور وہ بیشتر سے بزعم آریہ تھے۔ پھر ادا کتاب

میں آخرین کا ذکر کیسے اور بلا ثبوت دعویٰ کیا۔ اس سے ظاہر ہوا ہے کہ قرآن شریف ہی الہامی کتاب ہے۔ وید نہیں۔

(پنجم) قرآن شریف کی ہدایت اور ارشادیت کے معاد اور معاش کے متعلق نہیں ان سے ظاہر ہے کہ قرآن شریف بڑے بڑے اغراض اور ضروری مقاصد کو پورا کرنے آیا ہے۔ سو اس نے رد یا اور بد

اس کے اس مرحلہ کا طے ہونا ناممکن تھا۔ بنا برآں جب ویدوں پر نظر ڈالیں تو ایک ستر بھی ایسا نہیں پایا جاتا کہ جو کسی کی روحانی یا جسمانی ضرورت کو پورا کر سکے گا۔ یہ لکھا ہو کہ وید فلاں و فلاں مقاصد و فلاں اغراض کو پورا کرنے آئے ہیں۔

قرآن شریف میں ہے و ہا الحق انزلناک و ہا الحق نزل کے قرآن شریف ضرورت حق کے پورا کرنے کے لیے نازل کیا ہے اور ضرورت حق کے لیے ادا ہوا ہے۔ اسی واسطے اس میں کتاب التوحید

کتاب الایمان کتاب العلم۔ کتاب العباد کتاب الصلوٰۃ کتاب الزکوٰۃ۔ کتاب الصوم۔ کتاب الحج کتاب النکاح

کتاب البیوع۔ کتاب الحلق۔ کتاب الوعد کتاب الوعد کتاب التوبہ کتاب الزہد والورع کتاب الذکر والصلوۃ کتاب لا اہام کتاب الاحکام کتاب البعث والنشور۔

کتاب اسباب النجاة وسائل حیل ابدی حیات۔ کا مفصل بیان ہے۔ بنا برآں ہم بار بار اختصار دیکھ چکے ہیں کہ ویدوں کو

الہامی ماننے والوں میں جو شخص چاہے فی کتاب پانچ پانچ مسئلے نکال لائے تو ہم فی غیر یا جو یہ الغامر دینے کو حاضر ہیں۔ بشرطیکہ مل اور مفصل ہوں دلیل

بنا برآں ہم بار بار اختصار دیکھ چکے ہیں کہ ویدوں کو الہامی ماننے والوں میں جو شخص چاہے فی کتاب پانچ پانچ مسئلے نکال لائے تو ہم فی غیر یا جو یہ الغامر دینے کو حاضر ہیں۔ بشرطیکہ مل اور مفصل ہوں دلیل

بنا برآں ہم بار بار اختصار دیکھ چکے ہیں کہ ویدوں کو الہامی ماننے والوں میں جو شخص چاہے فی کتاب پانچ پانچ مسئلے نکال لائے تو ہم فی غیر یا جو یہ الغامر دینے کو حاضر ہیں۔ بشرطیکہ مل اور مفصل ہوں دلیل

کے وجوہات

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ خدا اپنے نور کو آپ کو مکمل کرنے
 والا ہے گو مخالفوں کو انکار گذرے اور اللہ متقدم نور کو ان کو لکھ
 الکافروں کو اس پیشین گوئی کے بموجب اپنی اصل خوبی کے
 سبب سلام دین بدن کو اور حق کو محظوظ ہوتا جاتا ہے اور اسکی
 خوبی کو چھپانے کے لیے طرح طرح کے بے ہودہ وجوہات کی
 مخالفت کیسے قائم کر کے اپنا دل خوش اپنے ذہن میں سلام کو بے وقعت
 و زنا واقفوں کو بدگمان کرنے دیتے ہیں اور واقعی جہان کلیں انکو سوا
 اسلام کی بات اور نبی خبر دینے والا نہیں ہے۔ وہاں انکا سر پیل
 بھی جاتا ہے۔ مگر جہاں تک ہماری رسائی ہے اور سلوک بھی
 بیخ اسلام اور اظہارِ اعلیت میرا سرگرم رہتے ہیں۔
 جو جو بے اصل عنوانات اشاعت اسلام میں کیے
 جاتے ہیں گزر چکے۔ اور ان کے جوابات بھی اہل اسلام نے
 کثرت سے دیئے مگر یہاں ایک مستقل علحدہ مضمون پیش کیا
 ہے بدیہ ناظرین ہے جو پر و فیسر آر لنڈا۔
 بی۔ اے۔ نے دوسرے یورپین فاضل کی بیان کی
 سند اور شہادت سے لکھا ہے

پرخچہ آف اسلام کے ص ۱۳۳۔ باب سیزدہم
کی ابتدا میں فرماتے ہیں کہ بطرح عیسائیوں میں واعظ
اور مناظر تیار کرنے کے لیے جیسے تجو اہیں دینے کے مستقل
قصد ہیں۔ مسلمانوں میں نہیں ہیں لیکن اس کی کمی کی
تلافی یوں ہو جاتی ہے۔ کہ مسلمانوں میں ہر ایک شخص
اپنے آپ کو اسلام پھیلائے اور کافروں کو مسلمان بنائے
کا ذمہ دار سمجھتا ہے۔

پھر فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں عیسائیوں کا سا جھگڑا
نہیں ہے۔ کہ پادری بغیر کوئی کسیکو عیسائی نہ کر سکے
بلکہ ہر مسلمان غیر قوم کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کر سکتا ہے
امت سے مسلمانوں نے تبلیغ اسلام میں عمریں
صرف کر دیں۔ بادشاہ سے فقیر تک اسلام پھیلانے
والوں میں پائے جاتے ہیں۔ خاصکر مسلمان تاجروں
نے عیسائیوں کے برخلاف زیادہ تر اشاعت اسلام
کے لیے کوشش کی ہے۔ انجمن حمایت اسلام کے
ماہواری رسالہ میں اسلامی مشنریوں کی فہرست
چھپی تھی۔ ان میں بعض حکمران و نرادر افیون کے محرر تھے

کھلے نفلوں میں مطالبہ ہو کہ کمیت اور کیفیت کے
ہونے کی تمام چیزیں پوجی جاویں محض انکو ہی ہمارے
گھنی اور شہد ملنے سے کچھ فائدہ نہیں۔

پھر یہ کہوید باب ۲ منتر ۹ کا شری سوامی - یا نند
صاحب یہ ترجمہ کرتے ہیں - ایشور جی مہاراج
اپنے بندوں کو مخاطب کرتے کہ فرماتے ہیں -

میراجیت میری ناف میرا گلیان میرا گدا اندری میرا
 جب پیدا کرنے والی یونی ویر سے پیدا کرنے والے اندر
 کو شش اور میرا رنگ سمجھو گدا (سترگی گن) سے
 پیانا ہونے والا۔ الہ۔ سکھ کا دینے والا۔ اور خوش
 نصیب اور نیک اولاد پیدا کرنے والا ہو۔ میری
 رائیں میرے پاؤں پر نشہ تھا کو پراپت ہوں۔
 جس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ مضامین

کے اعتبار سے بھی دہر الہامی معیار پر پور نہیں اترتا :
جب ان معیاروں کی رو سے ثابت ہو چکا کہ
قرآن شریف ہی الہامی کتاب ہے وہ
نہیں۔ تو ہم مدعیانِ دید سے استدعا کرتے ہیں
کہ اگر ان کے زعم میں دید اس باب میں قاصر نہیں
تو حقوق سے وہ ان منتروں کو پیش کریں جنہیں
پر مبشور نے بالفاظ صریح کہا ہے کہ دید میرا کلام
والہام ہے اور میں نے ہی الگو والو انکار کو الہامی
بنایا اور دید عطا فرمایا ہے اور دید سے ہی وہ عبارت
پیش کریں جس میں یہ الفاظ ہوں۔ کہ میں دید کا الہام
کنندہ خدا ہوں۔ یا دید کے میں کتاب خدا ہوں
ظلال پر نازل شدہ الہام شدہ یا ظلال و ظلال
میرا اٹھسم ہے۔ اور اوپر کی کتابیں جو میں نے بیان
کی ہیں ان کے دس دس مسئلے ہی نکال کر دکھا دیں
جس سے مضامین کے اعتبار سے یہ مکمل اور مدلل
الہامی کتاب کے اغراض کے پورا کرنے والی ثابت
ہو جائیں ہمیں قبول کرنے سے غدر نہ ہوگا۔ فان لم
تفعلوا اولن تفعلوا۔۔۔۔۔

مسلمان کہاں ہیں! مسلمانوں کا بھوتہ ہے
چشمہ بدو و زندگی کی دو میل پہنندو بھائیوں کا کامیابی کے
ساتھ مقابلہ کر لیتے ہیں۔ لیکن حقیقت کیا ہے اسان پنجاب پور
کے استھان بی۔ اے میں ۳۹ ۶ طلبہ کامیاب ہوئے ہیں
جنہیں مسلمانوں کی کل ۱۶۶ یعنی کل تعداد کا پانچواں حصہ میں
آبادی کے تناسب کے لحاظ سے اُنکی تعداد ۳۲۰ سے
بھی زیادہ ہونی چاہیے تھی اور اگر اس فاصلہ سے دیکھا جائے

راہ نہ لی گئی ہو۔ بلکہ صریحاً منطوق ہوں اور احتجاج
کسی نے اسکا جواب نہیں دیا۔ اس سے واضح ہے
کہ وہ الہامی کتاب کی ضروریات کو پورا کرنے میں
قاصر ہے۔ اور قرآن شریف الہامی ہے اس میں یہ
یہ سب کتابیں بالتفصیل مرقوم و موجود ہیں اور ہر
ضرورت مند انسان اُن سے اپنی مطلب بہارتی کر سکتا ہے
اور ہر زمانہ میں اور ہر ایک ملک میں کر سکتا ہے۔

(ششم) نفس مضمون فصاحت و بلاغت حسن بیان تناسب و تلازم وغیرہ بندش کی رعایات اور بے نظیر ہدایات اور ہر قسم کی اعتبارات سے بھی قرآن شریف ہی بے نظیر اور ہمیشہ پایا جاتا ہے۔ اسی لیے گوئی جن اور ان اس کی نظیر نہیں لاکتا۔ قدرتی سے مصنوعی نہیں ملا سکتا اور ویدوں کی بندش اور مضمون کا بیان قدرے سکتے۔

یوحنا باب ۳۴ منتر ۱۵ میں پرستشور فرماتا ہے
(ترجمہ سوامی دیانند) کہ اگر ساتھ دینے والے ملنا
تم لوگ آج ہمارے سامنے آؤ۔ ہم سے ہونہ موت
چھپاؤ۔ میں ڈرتا ہوں تمہارے مافی الضمیر کو کچلی
یاؤں۔ کچھ چہرہ اور بھیڑیے سے بچاؤ۔ اور دانا لوگو
(مکر عرض ہے) تم جن کتوں میں یا گڈھے میں
خود گر پڑتے ہو اس سے مجھے بچاؤ۔

اول تو پر مشورہ کو کہتے ہیں گڈ تھنک سے کیا مطلب
دوسرے چوروں اور بھڑائیوں سے کیا ڈر تھا
جو اپنے جان و مال کی حفاظت کے

باب میں دوسرے کا محتاج ہو۔ وہ پریشور کے کام سے کیا نسبت رکھ سکتا ہے یا جس کا یہ کام ہے وہ پریشور ہو سکتا ہے ؟

علی بن ابی طالبؑ میں رہنا مجھ کو دیکھنے کے منتظر میں پر مشورہ فرمایا
ہے۔ کہ اے غلامِ غیرہ چاہئے واسطے لوگوں کو عقلمند
کی اجازت سے حاصل ہوا پانی یا دودھ سے پیجا ہوا
یا سیون کیا ہوا (پوچھا گیا ہوا) پیلا (کھیت کے
ڈالے پھوڑے کا لکڑ جس کو میل گھسنے میں) پر لکھی
اور شہد یا شکر اچھی طرح سے ملودہ پیلا ہو کہ کھسی
وغیرہ سیابوں سے ملا مال کر کے کا۔ اسیلے پانی
بار بار رساؤ۔

اس پر سوامی دیا نند جی حاشیہ چڑا رہے ہیں
کہ دنیاؤں کو لازم ہے کہ ان کے علم کے موافق کسی
میٹھا اور پانی سے سنسکار کئے ہوئے کھیت
کو آناج کے قابل کریں۔ جیسے بیج کو خوشبودار کر کے
بوتے میں ویسے زمین کو طبعی خوشبودار کر کے بوتلیں۔

ایک صاحب اونٹ گاڑی کے کارخانہ دار تھے۔ ایک ایڑیڑ تھے۔ ایک جلد ساز تھے۔ اور ایک چھاپہ خانہ میں کام کرتے تھے۔ یہ دن بھر تو اپنے کاروبار میں رہتے۔ اور شام کو فرصت کے وقت ہندوستان کے کوچوں اور بازاروں میں اس نیت سے اپنے مذہب کا وعظ کرتے، کہ عیسائیوں اور ہندوؤں کے مذہبی عقائد میں جرح قدح کو کے ان میں سے کسی نہ کسی کو مسلمان کر لیں۔ تبلیغ اسلام فقط مردوں ہی سے نہیں کی ہے۔ بلکہ مسلمان عورتوں نے بھی اس میں حصہ لیا ہے۔

شہرۃ الفنون مطبوعہ برودت کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔ حال کے زمانہ میں کاشغر ملک عورت نے جو قید ہو کر شہنشاہ چین کی حرم سرا میں داخل ہو گئی تھی۔ بادشاہ کو مسلمان کر ہی لیا تھا۔ وزیروں نے سلطنت کے نشیب و فراز سمجھا کے تو شہنشاہ نے علانیہ مذہب اسلام قبول نہ کیا۔ لیکن مسلمان رعایا پر بہت ظاہر کیا اور مسلمانوں کو مصائب بپا کر ہمیشہ اپنے ساتھ رکھا۔ اور ان کے لیے خاص اپنے محل میں ایک مہر بنوادی۔ غالباً اس کی حکومت ۱۸۵۸ء سے ۱۸۶۰ء تک رہی موجودہ بادشاہ اس کا پڑا ہے۔ بعض مسلمان قیدیوں نے بھی اپنے ساتھ کے قیدیوں اور قید کرنے والوں کو مسلمان کر لیا۔

گیارہویں صدی عیسوی کے شروع میں مشرقی یورپ میں اسلام کی اشاعت اظہار ہوئی کہ حضرت مسلمانوں اور روم (اٹلی) کے عیسائیوں میں لڑائیاں ہو رہی تھیں تو پتنگ قوم نے ایک مسلمان مفتی کو قید کر لیا۔ اس مفتی نے اس قوم کے بہت لوگوں کو مسلمان کر لیا۔ اور آخر تمام قوم مسلمان ہو گئی۔

جہانگیر بادشاہ کے دربار میں شیعوں کا زیادہ رسوخ تھا (حضرت) مولانا شیخ احمد مجد و شیعوں کے دیکھنے کے سبب کسی حیلہ سے دو برس قید میں رکھے گئے اُنھوں نے وہیں کئی ہزار کافروں کو مسلمان کر لیا اب یہاں سے اصل عبارت بختمہ نقل ہوتی ہے مولف

غرض جس صورت میں مسلمانوں کو اپنے مذہب کی تبلیغ کا یہ جوش اور شوق ہو۔ کہ موقع اور موقع اسلام کی اشاعت کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ تو مناسب ہے کہ اس مضمون کے معلق اعلیٰ کامیابی کے اسباب بھی تحقیق کے جائز اختراع اسلام کی ترقی کے اسباب میں سے بڑی وجہ لکھ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کی سادگی ہے صرف یہی دو باتیں ہیں جن کا نو مسلم کو اقرار کرنا ضروری ہے اور اسلامی دینیات کی تمام تاریخ میں کہیں پتہ نہیں چلتا کہ علماء اسلام نے کبھی اس صاف کلمہ کو چھوڑ کر اس کی جگہ کوئی مشکل اور پیچیدہ عبارت عوام الناس کی ہدایت تلقین کے لیے جو ترقی ہو یہ کلمہ الیہ صاف ہے کہ انسانی قوت ایتقان کو اس کے قبول کرنے میں زیادہ زحمت نہیں پڑتی اور اس کے سمجھنے میں کسی طرح کی عقلی مشکلات پیدا نہیں ہوتیں بلکہ ہر کلمہ ایسے لوگوں کی قوت تین گنا ہے جو نہایت ادنیٰ درجہ کی عقل رکھتے ہیں چونکہ اس کلمہ کے ساتھ دینیات کے سجدار اور دقیق مسائل شامل نہیں ہیں اس لیے وہ لوگ بھی جن کو دینیات کی اصطلاحوں اور باریکیوں کا علم نہ ہو دوسروں کو یہ کلمہ سکھا سکتے ہیں

کلمہ اسلام کے پہلے حصہ میں اس عقیدے کا بیان ہے جس کو تقریباً کل نبی نوع انسان دینیات سے سمجھتے ہیں۔ دوسرے حصہ کی بنیاد اس رشتہ اور تعلق پر رکھی گئی ہے جو انسان خدا کے ساتھ ہے اس حصہ کا مضمون بھی عام ہے۔ یعنی دنیا کی تاریخ میں ایسے موقع آئے ہیں کہ خدا نے اپنے انبیاء اور مہم برداروں کو اس کے انسان کو اپنا علم بخشا مذہب اسلام کی یہ خصوصیت کہ عقل پر اسکا مدار ہے اور یہ کہ تبلیغ اسلام کو اس خصوصیت کی وجہ سے کیا نفع پہنچتا ہے۔ کہیں کوئی خوبی بیان نہیں ہے جیسے کہ پروفیسر مولف نے اس کو بیان کیا ہے یہ پروفیسر لکھتا ہے کہ۔

مذہب اسلام فی الواقع ریشہل اسلام یعنی عقلی مذہب خواہ اس لفظ کو از روئے لغت خیال کیا جاوے۔ اور خواہ اس کے تاریخی معنوں پر نظر کی جاوے کہ مختلف وقتوں میں اُسے کیا معنی رہے ہیں ریشہل ازم کی تعریف کہ وہ ایک علم ہے جس میں مذہبی عقائد کا خلاصہ عقلی دلائل اور برہان ہو۔ اسلام پر بالکل صادق آتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک پر جوش شخص تھے اور ان میں ایمان اور یقین کی حرارت بھی موجود تھی۔ بلکہ اخیر قابل تعریف خوبی اُنکی امت میں بھی پیدا ہے اور یہ سچ ہے کہ انہوں نے جس قدر اصلاح کی اُسکو دینی صورت میں ظاہر کیا۔ لیکن یہ دینی صرف ایک بیان کا طریقہ تھا (غرض با تشدد منہا الاعتقاد مولف) اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب میں ایک ایسے مجموعہ عقائد کا پتہ چلتا ہے۔ جسکی بنیاد عقلی معلومات پر رکھی گئی ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک اسلام سے عبارت ہے کہ خدا کو ایک مانا جاوے۔ اور پیغمبر کی رسالت کا اقرار ہو۔ لیکن ہمارے (مصلحت

اور پیغمبر کی رسالت کا اقرار ہو۔ لیکن ہمارے (مصلحت

کے) نزدیک جو بہت گھٹے دل سے مسلمانوں کو مذہبی عقائد کی تکمیل و تخریج کرتے ہیں۔ اسلام سے مراد خدا اور آئندہ زندگی کا یقین ہے۔ وہ اصول یعنی (توحید اور رسالت کا یقین) جو مذہبی عقائد کا بجز غایت لختما ہیں اور ہر مذہبی آدمی کے لیے حتمی اکتدار عقل کی راسخ بنیاد پر ہے تعلیم قرآن کا لب لباب میں اس تعلیم کی سادگی اور صفائی فی الواقع وہ زبردست قوتیں ہیں جو مذہب اور مذہب کی ترقی اشاعت میں برابر عمل کر رہی ہیں۔ اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ بہت سے مسلمانوں اور اکثر توہمات باطلہ پر پرستی سے دیگر قومیں گزند کا استعمال تک اسلام میں با صبر و صبر پیدا ہو گئے ہیں جسے درخت کے بڑے بڑے ٹکڑے ٹکڑے میں پوند لگا دیا جائے اگرچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی ہوئی۔ لیکن قرآن پاک مسلمانوں کو ہر اعتبار سے ترقی ہوئی۔ اور یہ وہ کتاب ہے کہ ہمیشہ علیا اور مادار رہا ہے۔ اور یہ وہ کتاب ہے جس پر مسلمانوں کی نفسی نفاست اور پاکیزگی اور ایسے جلال اور جبروت اور کمال یقین کے ساتھ توجہ بیان کیا گیا ہے کہ اسلام کے سوا کسی مذہب میں یہ مسئلہ اس سے بہتر طریقہ سے بیان نہیں کیا گیا۔ غرض اس حقیقی اصول توحید پر مسلمانوں کی گردیدگی اور کلمہ توحید کی سادگی اور واعیان اُنکی دل و جان سے یقین رکھنا وہ باتیں ہیں جن سے اشاعت مذہب میں مسلمانوں کی کامیابی کا حال لکھتا ہے۔ غرض جو مذہب ایسا ٹھیک اور استوار ہوا جس سے دینیات کے دقیق اور مشکل مسائل اس طریقہ سے چھانٹ دیے گئے ہوں مولیٰ عقل رکھنے والے بھی اُسکو سمجھ سکیں توجہ دے کہ انسان کے ایمان پر اثر کرنے کو اس میں وہ زبردست قوت ہو جس کو ہم جانتے ہیں کہ یہ قوت اسلام میں موجود ہے (ایڈورڈ ہونٹی عیسائی مذہب کی اشاعت اور اُس کے مخالف مسلمان ص ۱۸۵ پر ۱۸۹)

اجناس خوردنی کی بیٹی کو برا بھلا ڈال کر آت سول سپلاز بیٹی نے آت سول سپلاز کو اطلاع دی ہے کہ انھیں اس صوبہ سے کئی آئندہ پنجابی برآمد کنندگان کی طرف سے بیٹی کو گندم بخیا۔ اور دیگر اجناس بھیجنے کے لیے سرٹیفکٹ حاصل کرنے کے واسطے درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ انھیں اس قسم کی درخواستیں بھیجنا بالکل بے سود ہے کیونکہ پنجاب میں کسی قسم کی اجناس خوردنی لائیکے کے لیے فقط بیٹی کے سفار براآمد کنندگان کو ہی سرٹیفکٹ مل سکتے ہیں۔

قرون ولی کی مسلمانوں کی سادگی!

درود و تحیات اسلامی فتوحات کا سیلاب اٹھا مسلمان جنگی رگوں میں گرم گرم اسلامی خون دوڑ رہا تھا۔ ایسے ایسے کوٹوں اور ببادوں کی پہلے گھوڑوں پر سوار خیر کیف ایک عالم کو تہہ بالا کرنے کے لیے نکلے اس وقت انکی شجاعت و ہمدردی کا یہ عالم تھا کہ پیشتر اسکے کہ ان کے گھوڑے دم لیتے انہوں نے قیصر و کسری کے غلوں پر اپنے سموں کی خاک جا ڈالی۔ یہ زمانہ مسلمانوں کی ترقی اور انکی نہایت عزت و عظمت کا زمانہ تھا اور یہ وہ ایام تھے جبکہ مسلمان اسلام کے اعلیٰ زور اخلاق سے مزین اور اسلامی اصولوں کے تحت پابند تھے ان کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ نے ایک عالم کو اپنا گردیدہ بنالیا تھا وہ نمود نما نش اور ظاہری شان شوکت اور جھوٹی عزت سے بہت دور اور جو بات شان اسلام سے بعید تھی۔ اس سے سخت نفور تھے اسلام ہی کو اپنی عزت سمجھتے تھے۔ اپنی عزت کو قوم کی عزت اور قومی دولت کو اپنی دولت سمجھتے تھے باوجود تاج اور حکمران ہونے کے نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے اپنے درپے کی فتوحات اور مال غنیمت کے آگے سادہ زندگی میں ذرہ بھی تبدیلی نہ کی۔

آپ کے جانشین خلفاء کا یہ حال تھا کہ دوسرا شخص عام مسلمانوں اور امیر المومنین میں تمیز نہیں کر سکتا تھا قیصر و کسری کے دربانوں کے متقی اور دیگر جلیل القدر افراد و جب دار الخلافہ عالیہ میں آتے اور بادشاہ کا محل دریافت کرتے تو انہیں یہ معلوم ہو کہ نہایت حیرت ہوتی کہ اس کا کوئی محل ہے نہ کوئی سرافک عمارت نہ جو کی نہ پیرانہ کوئی خلیفہ کی خاص یادگار تھی بلکہ خلیفہ المسلمین عام مسلمانوں کی طرح پھرتا ہے مگر بایں ہمہ بے تکلفی و سادگی ان امراء و سرداروں کو خراج و تہنہ ہو سکتی تھی کہ آپ کے ہمراہ ہیں انہیں یا آپ سے بخوبی حکام ہو سکتیں۔

حضرت عمر رضی کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ جب آپ نے بیت المقدس کا سفر کیا ہے تو نوبت نقارہ خدمت ششم ملاؤ لشکر تو کجا معمولی ڈیرہ خمیہ تک نہ تھا سواری میں

صرف ایک گھوڑا اور معمولی سادہ لباس اور چند مہاجرین و انصار تھے تاہم جہاں یہ آواز پہنچی کہ فاروق اعظم نے مدینہ سے شام کا سفر کیا ہے تو مخلوق خدا سہمی اور زمین دہلی جاتی تھی جب بیت المقدس کے قریب پہنچے تو گھوڑے کا سم بوجہ زیادتی سفر گھس گیا۔ لوگوں نے دوسرا گھوڑا پیش کیا۔ مگر وہ شونہی کرنے لگا۔ اپنے فریاد و کج بخت یہ غور کی چال تو نے کہاں سے سیکھی یہ کہ گھوڑے سے اتر بیٹھے اور بیدل چلنے لگے۔

ابو عبیدہ اور دیگر سرداروں نے حضرت عمر رضی کی سادہ پوشاک کو دیکھ کر عمدہ عمدہ پوشاکیں اور عربی گھوڑا پیش کیا۔ مگر آپ نے فرمایا کہ خدا نے جو عزت ہم کو دی ہے وہ سب اسلام کی عزت ہے اور یہی ہمارا لیے کافی ہے اسلام میں جب در بڑے بڑے مانج یا سپہ سالار گزرے ہیں جیسے فاتح بیت المقدس غازی صلاح الدین۔ فاتح مصر حضرت عمر بن العاص فاتح دمشق و شام ایمان حضرت خا کہ دین ولید وغیرہ یا بڑے بڑے علماء و فقہاء محمد بن جو اپنے اپنے فن سے امام تھے۔ ان میں سے کسی نے کوئی خصوصیت یا امتیازی درجہ یا خاص لقب و خطاب مقرر نہیں کیا غرض نمود و نمائش کا زمانہ نہ تھا۔ وہ نموداری فطرت کا دور نہ تھا جو کچھ وہ کرتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ تمام عزت حق سبحانہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اس کے رسول کے لیے مسلمانوں کے لیے۔ پس اگر ہم مسلمان ہیں تو ہم سے زیادہ عزت اور بزرگی کے لائق اس علی حجت کے نیچے اس زمین کے تختے پر کون ہو سکتا ہے واللہ العزۃ ولسوہ للمومنین (ماخوذ من القریش)

نظام حیدر آباد کی رعایا پروری ریاست حیدر آباد دکن میں تھا نمودار ہے نظام صاحب بہادر کا نام ہر فرد بشر کی زبان پر ہے انہوں نے اپنی رعایا پر کیسی جگہ جگہ امدادی کھیت کھولنے کا حکم دیا ہے ہر ایک کھیت میں پانچزار اشخاص کے گزارہ کا انتظام کر دیا ہے جو لوگ کام کرتے معذور ہیں انہیں مفت خوراک تقسیم کی جاتی ہے چھوٹی عمر کے بچوں کو بھی اس زمرہ میں شامل کیا ہے۔ اسوقت ریاست کی طرف سے ۵ لاکھ روپیہ صرف سوچا ہے قییم خانوں میں ۲۵ لاکھ زن و مرد پرورش پاتے ہیں اور چھبڑا کے قریب مزدوروں کے بچوں وغیرہ کی تعداد شمار کی جاتی ہے۔ ہم حضور نظام صاحب کی اس فرض شناسی اور رعایا پروری کیلئے جس قدر بھی تعریف کریں تھوڑی ہے

میری تازہ تصنیف

جناب سید علی اللہ شاہ زین العابدین کا ریلوے

KHILAFAT LIBRARY

جناب سید علی اللہ شاہ صاحب کے حالات ہمارے دوست ۲۸ جون ۱۹۱۹ء کے الفضل صفحہ ۳۲ تن کسۃ الولی کے تحت میں پڑھ چکے ہیں کہ آپ کس شان کے بزرگ ہیں۔ آپ نے ازراہ کرم خاکسار ایڈیٹر نوکی تازہ تصنیف کو ایک دفعہ نہیں دو دفعہ ملاحظہ فرمایا۔ اور بعد از ملاحظہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

میری عظمیٰ جناب شیخ صاحب۔ السلام علیکم ایک مولفہ کتاب بابا بانانک کا مین ہب (ک) دو دفعہ مطالعہ کیا۔ مجھے مزہ آگیا۔ اور ساتھ ہی دل میں افسوس و حسرت کا احساس بھی تھا۔ افسوس اس لیے کہ آپ جیسے بعض احباب عقل و فکر و مال و مال و وقت کو صرف کر کے ایک بے بہا خدمت کو ادا کرتے ہیں۔ لیکن اسکی قدر جیسی چاہیے قوم سے اس کی قدر کیجئے بھی نہیں، مجھے امید قوی ہے کہ آپ جیسے خلص نوجوان کی مہمت کو یہ بات پسند نہیں کریگی۔

اور حسرت اس لیے کہ اگر مجھے مالی طاقت ہو تو اس کے بقدر نسخے ہو سکتیں بعض نسخوں کے احباب کو بطور ہدیہ کے تقدیم کروں۔ کیا آپ مہربانی فرما کر دس نسخے بعض انگریزی نوجوان سکھ طالب علموں کو میری طرف سے بھیج سکتے ہیں؟ اور دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اور زیادہ کی بھی توفیق دے۔ کیا ہی عمدہ کام اسکا انگریزی میں بھی ترجمہ ہو جائے۔

زین العابدین علیہ السلام (نور) اس ذرہ نوازی کا تہ دل سے شکر ہے۔ اپنی طرف سے دس سکھوں کے نام کتابیں ارسال کی جائیگی۔ اگر آپ بھی ایک سواہل دروید اور جلیں توفیق کے شکلات بہت جلد ڈھونڈ کر

عام میں نہیں ملے گا جس کا بھی حال تھا وہ خصوصاً در لکھنات نہایت سادہ زندگی بسر کرتے

جنگی اخبار

اور حفظ ماتقدم

KHILAFAT LIBRARY

اسید یہ کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سال وبا کے عظیم
یعنی انقلوا انزا کا زیادہ زور نہیں ہوگا کیونکہ بارش
جو بہترین جزو مژکش ہے وہ انشاء تعالیٰ کے فضل سے
اسد فوج کافی ہو رہی ہے گذشتہ سال بھی دیکھا
گیا تھا کہ پنجاب میں بارش کے دو چار چھینٹے پڑ جانے
کی کمی اسکا زور کم ہو گیا تھا اور نیکال میں بھی یہی حالت
رہی تھی۔ مگر سنایا گیا ہے کہ مڈراس - مینگور
لنگا - رنگوں اور باریاں وغیرہ میں اس بخاری
کچھ وارداتیں ہو رہی تھیں۔ اس لیے اس مرض
کی روک تھام کے لیے ضروری تدابیر اختیار کر نیلے متعلق گورنمنٹ کی طرف
سے کچھ ہدایات شائع ہو رہی ہیں مندرجہ ذیل طریق
سے غور سے کرنے ضروری بتلائے گئے ہیں
ابتداءً تک سوپاؤ گرم پانی میں حل کر کے پہلے کچھ
پانی سے گئے سے غوغے کریں پھر باقی پانی کسی
کے برتن میں ڈال کر ناک کے ذریعہ آہستہ آہستہ
پانی اندر کو کھینچیں حتیٰ کہ وہ پانی گئے تک جا پہنچے
پھر اسے نکال دیں اسی طرح دوسرے بار پانی ناک
میں چڑھائیں اس قسم کا غاروں کا عمل دن
میں تین چار مرتبہ کریں۔ افریقہ میں قرینا سو ترسوں
میں سے جو مریضوں کی خدمت کر رہی تھیں اور
جنکے خود بیمار ہو جانے کا خطرہ تھا مذکورہ بالا غاروں
سے صرف چند پر ہلکا حملہ ہوا باقی سب حملہ سے محفوظ
رہیں۔

گزشتہ سال میں کئی لاہور کے ہیلتھ آفیسر
ڈاکٹر اے۔ بی۔ ہودہ صاحب کی طرف سے مندرجہ
ذیل نوٹس جاری ہوئے تھا۔

وبائی انقلوا انزا کے ايام میں
کونسی احتیاط کرنی لازم ہوں۔

وبائی نزہ کی علامات سے ہیں۔ (۱) حلیہ حلیہ کی

(۲) بالا کا ذاب دہوا موسم۔ عمر۔ مرد و عورت سب کو
کیساں ہو جاتا ہے۔ یہ فورا شروع ہو جاتا ہے۔ اس
میں اموات بہت کم ہوتی ہیں۔ زیادہ حشرات اسکے زہر
کے پھیلنے میں مانع نہیں ہوتے۔ اس کے زہر کے
جسم میں داخل ہونے کے ۱۲ گھنٹے سے لیکر تین دن
کے بعد علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ اسکا ایک دفعہ کا حملہ
مریضوں کو دو سے حملہ سے نہیں بچا سکتا۔ اور اس لیے
بار بار دورہ ہوتا ہے۔ یہ مرض بہت ہی جھوٹ کی
قسم کا ہے اور ایک مریض سے دوسرے مریض کو
ہو جاتا ہے۔ اس کے ہر ایم ناک و گلے اور اعضا
تنفس کے مواد میں پائے جاتے ہیں اس کا مریض اگر
کھانے اور چھینک مارے۔ اور اونچا بولے اور
اگر لمبے لمبے سانس لیوے۔ خاصکر ان گروں میں
جہاں پر تنگی ہو ہو۔ کمرے بند ہوں تو ان لوگوں کے
جوان کے نزدیک بیٹھے ہوں یہ بیماری ہو جاتی ہے
اس مرض کی بہت حد تشفیص ہونے کی کمی اسکے زہر
کے بہت حلیہ سی دور تک پھیلنے کے باعث اس
مرض کے مریضوں کو علیحدہ کرنا جو کہ عملی طور سے
ناممکن ہے۔ اور عوام کا ایک دوسرے سے ملنا جلنا
ایسے اسباب ہیں جنکے باعث اس وبا کو پھیلنے سے
روکنا فریفا ناممکن ہے مگر لوگ ذیل کی ہدایات پر عمل کریں
تو اس مرض سے اکثر بچ سکتے ہیں۔

(۱) اس مرض کے ايام میں ناشاکا ہوں۔ ٹھیسروں
عام حلیوں۔ لوگوں سے بھرے ہوئے گروں۔ جد
اور بھری ہوئی گاڑیوں اور جہازوں کو کام ہوا
سے میل جول نہ رکھیں اور وہ دھال جاویں۔

(۲) اندھا دھند ایک جگہ بٹھو کر ایک ہی گلاس میں
اسکو صاف کرنے کے بغیر پانی خربت۔ سوڈا۔ بیوینڈ۔
سی و غیرہ شیا اور ایک زیادہ آدمیوں کا ایک ہی حلیہ
پینا اور ایک ہی تولیہ اور دھال کا استعمال کرنا۔ نقصان دہ
ہے اور بیماری پھیلنے کا احتمال ہے۔

(۳) گھر۔ دفتر یا مدرسہ وغیرہ کو اس وبا سے بچانے
کے واسطے سب سے پہلے مریض کو اس مکان۔ دفتر
یا مدرسہ یا کم از کم گھر سے جیسا ممکن ہو علیحدہ کرنا لازمی
ہے۔ مرض کو نقلندی سے حلیہ سے سمجھ لینے
اور مریض کو علیحدہ کرنے سے ہم دباؤ کے ايام میں بھی
اپنی تعلیم کاموں۔ دفتر دن کو بچا سکتے ہیں۔

(۴) سن رسیدہ اشخاص کو زیادہ سخت پرہیز لافنی ہے
واسطے ان کو اس دباؤ سے زیادہ سخت پرہیز لافنی ہے
(۵) گرد و غبار۔ دھواں۔ سردی سخت تبریدی حرارت

سے بچنے کے لیے ہرگز نا چاہیے۔ اور جس قدر ممکن
ہو سکے کھلی ہوا کھانی چاہیے۔ اور زندگی ہوا میں بسر
کرنا چاہیے۔

(۶) سونے کے وقت کمر کی کھڑکیوں اور دروازوں
کو کھلا رکھنا چاہیے۔ لیکن اپنے آپ کو اچھی طرح
گرم کپڑوں سے ڈھانپ لینا چاہیے۔ (یعنی خود گرم
ہو مگر ہمیشہ ہوا کھلی ہو۔)

(۷) کلانتہ کے انفر حفظان صحت کے ڈاکٹر کریکٹ
ذیل کی ہدایات بطور پیش بندی کے تجویز کی ہیں:-
ہر روز صبح دھام ناک اور گلے کو تھانی مول کے
گھاڑھے پانی سے بذریعہ چکاری اور غاروں سے
صاف کرنا چاہیے اس سے ملنے سی خراش ہوتی ہے
جو کہ حلیہ ہیٹ جاتی ہے۔ بعد ازاں کوئی تکلیف
نہیں ہوتی ہے تھانی مول کا گڈھا پانی بنا جانے کی ترکیب
حب ذیل ہے:-

۶۔ ۷۔ گرین یا ۳۔ ۴۔ رقی تھانی مول لیکر ایک ٹھنڈا
پانی میں ڈال دو۔ اور اُسکا اچھی طرح سے زور سے
ہلاتے ہو جتنا کہ دوائی پورے طور پر حل ہو جاوے
اور کوئی ٹھنڈا دوائی کا لیٹر حل ہونے کے نہ رہ جاوے۔
پھر اُسکو مل کے کپڑے میں چھان کر استعمال کریں
دوائی کے آدھو چائے کے چم سے ۲۔ ۳ سیر گاڈھا
پانی بن سکتا ہے۔ ایک قسم کی ناک کی چیکا ری جسکو
سمپ لیکس ڈویج کہتے ہیں اس سے ناک صاف کرنا چاہیے
اگر چکاری نہ مل سکے تو کسی دوسری ترکیب ناک صاف
کریں ۲۔ ۳ چھٹا ناک مذکورہ بالا گارٹھے پانی سے ایک
دفعہ ناک اور گلہ اچھی طرح صاف ہو سکتا ہے۔

(تھانی مول ست اجوائن کو کہتے ہیں)۔

ایک دوسرے ڈاکٹر صاحب ایک ہینڈل میں لکھا ہے
کہ یہ صاف ہی مرض ٹھیک طور پر مریضوں کے علیحدہ کر دینے
کے سوا کسے بالکل رک نہیں سکتی ہیں۔ حلیوں ٹھیسروں
سکوں کی چھاتوں میں جمع ہونے سے پرہیز کرنا چاہیے۔
جواشخاص رو مال ہر وقت استعمال کرتے ہیں۔ چھینکتے
اور ناک پوچھتے رہتے ہیں۔ ان سے بچنا چاہیے۔ کھلی
ہوا۔ کمرے کے دروازے کھلے رکھنا بہت اچھی بات ہے
موجود ناک کو پر شکٹ آف پوٹاش کے نرم سولیوشن
سے دھونا بہتر ہے۔ یو کلیپش آل اور کافور کارو مال
دکروں میں استعمال کرنا بیماری کو دھونے سے اسی طرح
دار چینی کا مومہ میں لگا کر جوڑتے رہنا بہت مفید ہے
بعض کہتے ہیں کہ برو ایکڈ آف ٹوین اگر گین روزانہ کھانا
بھی بیماری کے حملہ کو روکتا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

نامہ لندن

نصر من اللہ

اسلام کی صداقت اُنکی پاک تعلیم میں ہے۔ جسے قابل
بہ تحقیقات اہل یورپ بھی جو رہے ہیں۔ لیکن ہمارے
استاد اسٹریٹ لندن میں قاضی عبد اللہ صاحب کا ایک
اس مکتبہ کا سیکرٹری معزز صاحب اور انکی لیسٹری
نے جو آگے بھی قاضی صاحب سے ہائیڈ پارک میں گفتگو
کر چکے تھے سامعین کے روبرو صاف اقرار کیا کہ یہ سب
مسل اور درست ہے۔ ہمیں اس کے ساتھ اتفاق ہے۔
لیڈی بنام مس بالی سوئے حضرت مفتی صاحب کی ہاتھ پر شرف
یا سلام ہوئی اسلامی نام درج رکھا گیا۔ ادا کی درخواست
بیت کعبہ حضرت خلیفۃ المسیح بھیج دی گئی ہے۔
خادم دین ایم۔ ایس۔ عباسی علیہ السلام اسٹریٹ
لندن ڈیپو ٹو اسٹریٹ ۱۹۱۹ء

بروفیسر عبدالحی صاحب لکھتے ہیں۔
گزشتہ جمعہ اور اتوار کو حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحب
کے دو بیکر ہندوستان میں پولیٹیکل اصلاحات کے متعلق
علی التواتر ہوئے۔ جن میں تیل یا گیا کہ اہل ہند کی موجود
حالت اس امر کی مقتضی ہے کہ اصلاحات ایسے
طریقوں سے ہوں کہ ہر قوم اور جماعت مذہب کے لوگ ان سے
بھیاں مانگہ اٹھا سکیں اور تاج برطانیہ کی حفاظت
نیچے ہندوستان کو آمیتگی اور عدلی کے ساتھ اسم
ذمہ داریوں کے برداشت کوئے کے واسطے
طیار کرنا چاہیے۔

اور ایک اور معزز لیسٹری حضرت مفتی صاحب
کے ہاتھ پر مسلمان ہوئی اسکا انگریزی نام مس روز
بیا مالس ہے اسلامی نام گلاب پی رکھا گیا۔ ۱۸ رجب

درخواست دعا از لندن

حضرت مفتی صاحب
سے لکھتے پڑھنے کا کام قریباً ستویں ہے اسی وجہ سے
اجاب کے خطوط کے جواب لکھنے سے معذور ہوں کہ
اخباروں کے واسطے رپورٹیں بھی نہیں لکھی جاسکتیں ہیں

درخواست ہے کہ احباب عارین اللہ تعالیٰ اپنے مفصل
کرم سے رحم اور غریب نوازی سے جلد صحت عطا فرما
نہایت خوشی کی بات ہے کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب
اور مکرم قاضی عبد اللہ صاحب کی کوششیں متعلق تبلیغ اسلام
اس ملک میں بظہر اللہ تعالیٰ بار آور ہو رہی ہیں۔ اہل برطانیہ
کو دین متین اسلام پہنچانے کے واسطے لیکن وہیں مباحثات
اور گفتگو اور اشاعت رسائل کا کام بڑی سرگرمی سے
ہو رہا ہے۔ ہاں میں بھی اور معزز لیسٹری ہاں حضرت مفتی
صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئیں۔ جسکے انگریزی
نام مس دل کاک اور مس جارلٹ ایا گرائٹ ہیں۔
اسلامی نام تحت اور آمنہ رکھے گئے۔

اللہ عزوجل ہر فتنہ و فتنہ
علاوہ اس بحیثیت پولی گیت حضرت مفتی صاحب
اخباروں میں مضامین لکھ رہے ہیں۔ اور
لیچر دے رہے ہیں۔
راحت
۱۔ آر۔ ستمہ

باوانانک رحمہ علیہ کا مذہب

یہ بالکل نئی اور قطعی نادر کتاب اور ایڈیٹر نور کی تازہ تصنیف
یہ کتاب کیا ہے مجھ کو دیا کہ وہ میں نے کیا ہے اس کے قبل لکھ
مذہب کے متعلق کوئی ایسی نادر کتاب مع کتاب شائع نہیں
ہوئی ہے قابل قدر تصنیف صدیوں کے محو سے سوئے نادر تصنیف
اور لکھ دستوں کے تمام کچے دور کر کے ملانیو الی ہے۔
یہ کتاب ہر مسلمان میں ایک نادر اور مفید ترین اضافہ مذہب
مجھے اس کتاب کی تیاری میں اتنی خوشی ہوئی ہے جتنی کہ ایک
یہ نادر کتاب صحت سے ملنے کے اور ایک غریب کو دولت ملنے
کی اور ایک کسان کو دولت پر بارش ہونے کے اور ایک
جریل کو فتح پانے کے بعد حقدار خوشی ہوتی ہے۔ اس کتاب کے
نیار کرنے کے لیے بلا سبب انعام یا بجز اس سے بھی زیادہ امداد
پر دیدہ و نیری کرنی پڑی۔ اس کتاب کے دور سے صغیر نصرت
مضامین پر نظر ڈالنے سے ہی آپ کا لکھنے کے لاشبہ کی تیاری
یہ کہاں تخت اور دیدہ و نیری سے کام لیا رہا ہے۔ لکھا
چھپائی۔ کا تذکرہ نایت اعلیٰ قیمت ملا جلد عمر عبد
درخواست

سوانح عمری

اس کتاب میں نہایت ہی فصاحت سے
اور مراحت سے اس امر کو ظاہر کیا گیا ہے کہ حضرت
باوانانک؟ راسخ الاعتقاد مسلمان اور ولی اللہ تھے سکھ مذہب کے
واقفیت حال کرنے کے لیے اور سکھ صاحبان میں تبلیغ کے واسطے اس
بہتر اور کوئی کتاب نہیں ملے گی قیمت جلد ۱۲ اور جلد ۱۲
قیمت ۱۲ روپے اور ایک مشہور تاریہ نڈت سے درست
مباحثہ جس میں آریہ نڈت کو اپنے خوف سے
اپنی شکست فاش کا اعتراف کرنا پڑا اور سکھ صاحبان کو بھی ہمارے
حق میں گواہی دی۔ آریہ مذہب کے واقفیت حال کرنے کے لیے
نہایت مفید کتاب ہے۔ قیمت ۱۲ روپے

گورہ کی بانی

ایک ایم اے بروفیسر کا جواب ہے کہ باوا صاحب
ہندو مذہب کے دوا دار اسلامی نور سے بھر پور
میں اسکی خوبی اس سے ظاہر ہے کہ ہندوستان کے میں جوئی
اخبارات نے خالص رائیڈ نور کے حق میں گواہی دی قیمت
۱۲ روپے ایک نو مسلم عیسائی کی تصنیف ہے جس میں
اس نے اپنے قبول اسلام کے وجوہات
اور مسیحی مذہب پر اسلام کی تصدیق اور برتری دکھائی

بھارت کش

آریہ مذہب کے متعلق نہایت ہی مفید
یہ کتاب ہے سچ ہے مصنف نے
دریا کوڑہ میں بند کیا ہے قیمت ۸ روپے

فتح یزداں

ایک درجہ کے جواب میں نہایت ہی مفید
اور معزز کتاب ہے کچھ نکات
سے لبریز ہے قیمت ۶ روپے

دھرم کی کسوٹی

مشہور و معروف آریہ سوانح و سوانح
اسلام پر جوڑا سوالوں مکمل اور مفصل
جوابات پڑھنے کے قابل قیمت ۱۲ روپے

حضرت مسیح کی آمد ثانی

ایک عیسائی نو مسلم
کی قابل دیدہ تصنیف
ہے قیمت صرف ۴ روپے

نامہ اخبار اور قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب

(نامہ اخبار اور قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب)